سوال

میت کی جانب سے قربانی

جواب

میت کی جانب سے قربانی کرنے کا حکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میت کی جانب سے قربانی کرنا کیسا ہے ۔ ؟ الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! الحمدللہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد! شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے : اصل تو یہی ہے کہ قربانی کرنا زندہ لوگوں کے حق میں مشروع ہے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوران کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنھم اپنی اوراپنے اہل وعیال کی جانب سے قربانی کیا کرتے تھے ، اور جوکچھ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ قربانی فوت شدگان کے ساتھ خاص ہے تواس کی کوئی اصل نہیں ۔ فوت شدگان کی جانب سے قربانی کی تین اقسام ہیں : پہلی قسم : کہ زندہ کے تابع ہوتے ہوئے ان کی جانب سے قربانی کی جائے مثلا : کوئی شخص اپنی اور اپنے اہل وعیال کی جانب سے قربانی کرے اوراس میں وہ زندہ اورفوت شدگان کی نیت کرلے ، تویہ جائز ہے ۔ اس کی دلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی ہے جوانہوں نے اپنی اور اپنے اہل وعیال کی جانب سے تھی اوران کے اہل وعیال میں کچھ پہلے فوت بھی ہوچکے تھے ۔ دوسری قسم : یہ کہ فوت شدگان کی جانب سے ان کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے قربانی کرے (اوریہ واجب ہے لیکن اگراس سے عاجز ہو توپھر نہیں) اس کی دلیل اللہ تعالی کا فرمان ہے : { توجوکوئی بھی اسے سننے کے بعد تبدیل کرے تواس کا گناہ ان پر ہے جواسے تبدیل کرتے ہیں یقینا اللہ تعالی سننے والا جاننے والا ہے } ۔ تیسری قسم : زندہ لوگوں سے علیحدہ اور مستقل طور پر فوت شدگان کی جانب سے قربانی کی جائے (وہ اس طرح کہ والد کی جانب سے علیحدہ اوروالدہ کی جانب سے علیحدہ اور مستقل قربانی کرے) تویہ جائز ہے ، فقہاء حنابلہ نے اس کو بیان کیا ہے کہ اس کا ثواب میت کو پہنچے گا اوراسے اس سے فائدہ و نفع ہوگا ، اس میں انہوں نے صدقہ پر قیاس کیا ہے ۔ لیکن ہمارے نزدیک فوت شدگان کےلیے قربانی کی تخصیص سنت طریقہ نہیں ہے ، کیونکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نےاپنے فوت شدگان میں سے بالخصوص کسی ایک کی جانب سے بھی کوئی قربانی نہیں کی ، نہ توانہوں نےاپنے چچا حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کی جانب سے حالانکہ وہ ان کے سب سے زیادہ عزیز اقرباء میں سے تھے ۔ اوراسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں فوت ہونے والی اپنی اولاد جن میں تین شادی شدہ بیٹیاں ، اورتین چھوٹے بیٹے شامل ہیں کی جانب سے قربانی کی ، اور نہ ہی اپنی سب سے عزیز بیوی خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا کی جانب سے حالانکہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوسب سے پیاری تھیں ۔ اوراسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں کسی بھی صحابی سے بھی یہ عمل نہیں ملتا کہ انہوں نےاپنے کسی فوت شدہ کی جانب سے قربانی کی ہو ۔ اور ہم اسے بھی غلط سمجھتے ہیں جو آج کل بعض لوگ کرتے ہیں کہ پہلے برس فوت شدہ کی جانب سے قربانی کرتے ہیں اوراسے (حفرہ قربانی) کانام دیتے اوریہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ اس کے ثواب میں کسی دوسرے کو شریک ہونا جائز نہیں ، یا پھر وہ اپنے فوت شدگان کےلیے نفلی قربانی کرتے ، یاان کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے اوراپنی اوراپنے اہل وعیال کی طرف سے قربانی کرتے ہی نہیں ۔ اگرانہیں یہ علم ہوکہ جب کوئی شخص اپنے مال سے اپنی اوراپنے اہل وعیال کی جانب سے قربانی کرتا ہے تواس میں زندہ اورفوت شدگان سب شامل ہوتے ہیں تووہ کبھی بھی یہ کام چھوڑ کراپنے اس کام کو نہ کریں ۔ . دیکھیں : رسالۃ : احکام الاضحیۃ الذکاۃ ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب محدث فتوی کمیٹی